بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم شنبہ

جلد ۳۲ | یکم ماہ وفا ۱۳۲۳ ہش | ۹ رجب ۱۳۶۳ھ | یکم جولائی ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۵۲

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲۹ ماہ احسان (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت آج بھی ناساز ہے۔ کل شام کے وقت چکروں کی شکائت تھی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضور کے اہل بیت اور خدام خیریت سے ہیں۔

قادیان ۳۰ ماہ احسان حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے متعلق کل لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ طبیعت پہلے جیسی ہی ہے۔ احباب دعائیں جاری رکھیں۔

خاندان حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ میں خیرو عافیت ہے۔

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۹ رجب ۱۳۶۳ھ

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۴ اپریل ۴۴ء بعد نماز مغرب

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

عرض کیا گیا۔ کہ قرآن کریم کی اس آیت کا کیا مطلب ہے کہ قاتلوا الذین لا یؤمنون باللہ ولا بالیوم الاخر ولا یحرمون ما حرم اللہ ورسولہ ولا یدینون دین الحق من الذین اوتوا الکتٰب حتیٰ یعطوا الجزیۃ عن ید وھم صاغرون (التوبہ ع) اس میں عن ید کے الفاظ کا اضافہ کیوں کیا گیا ہے۔ اور ھم صاغرون سے مراد ان کی تذلیل ہے یا کچھ اور ؟

حضور نے فرمایا۔

یہ نتیجہ جو اس آیت سے بعض لوگ نکالتے ہیں۔ کہ اس سے مراد ان کی تذلیل ہے یہ صحیح نہیں۔ درحقیقت اسلام سے پہلے بلکہ اسلام کے بعد بھی ان قوموں میں جنہوں نے اسلامی احکام پر عمل نہیں کیا۔ یہ قاعدہ تھا۔ کہ زبردست زیر دست سے جبری طور پر بعض رقمیں وصول کیا کرتے تھے۔ ہندوستان کی تاریخ میں بھی یہ بات نظر آتی ہے۔ کہ مرہٹے لوگوں سے چوتھ وصول کیا کرتے تھے۔ وہ لوگ جن سے یہ رقمیں وصول کی جاتی تھیں اُن کے ماتحت نہیں ہوتے تھے۔ لیکن پھر بھی وہ ظالمانہ طور پر اپنی طاقت اور حکومت کے گھمنڈ میں اُن سے ٹیکس وصول کر لیتے تھے۔ قرآن کریم نے اس کا رد کیا ہے اور فرمایا ہے کہ تمہارے اردگرد جو اہل کتاب رہتے ہیں۔ ان کی شرارتیں حد سے بڑھ گئی ہیں۔ تم ان کا مقابلہ کرو اور کرتے چلے جاؤ حتیٰ یعطوا الجزیۃ عن ید یہاں تک کہ وہ مقام آجائے جب وہ تمہیں جزیہ دیں۔ اور جزیہ بھی عن ید دیں۔ یہ نہ ہو۔ کہ تم جاؤ اُن پر چھاپہ مارو اور زبردستی ان کا مال لوٹ کھسوٹ کر لے آؤ۔ بلکہ یہ ٹیکس اسی صورت میں تمہارے لئے جائز ہوگا۔ جب لڑائی کے بعد وہ مغلوب ہو جائیں۔ اور اپنے ہاتھوں سے تمہیں ٹیکس دیں۔ وھم صاغرون اور ایسی حالت میں ٹیکس دیں۔ جبکہ وہ تمہاری اطاعت اور فرمانبرداری کرنے والوں میں شامل ہوں۔ دیکھ لو آج کل انگریز لوگوں سے ٹیکس وصول کرتے ہیں۔ مگر وہ اس طرح نہیں کرتے کہ مثلاً تحصیلدار کسی گاؤں میں جائے۔ اور لوگوں کا مال بغیر ان کی مرضی کے زبردستی لوٹ کر لے آئے۔ وہ ایسا نہیں کریگا۔ بلکہ زمینداروں کو بلائے گا۔ انہیں ٹیکس دینے کی تحریک کرے گا۔ اور اگر پھر بھی وہ انکار کریں گے۔ تو گورنمنٹ کے پاس شکایت کرے گا۔ جو باقاعدہ ان کے خلاف کارروائی کرے گی۔ یہ نہیں ہوگا کہ افسر آئیں اور زبردستی ان کی اطلاع کے بغیر آپ ہی آپ ان کا مال اٹھا کر چل دیں۔

جزیہ وصول کرنے کی دو شرائط

پس اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں جزیہ وصول کرنے کی دو شرائط بیان فرمائی ہیں۔ ایک شرط تو یہ ہے کہ اسی قوم سے جزیہ وصول کیا جا سکتا ہے جو ماتحت ہو۔ غیر ماتحت سے جزیہ وصول کرنا جائز نہیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ یہ جزیہ عن ید ہو۔ یعنی دینے والا اپنے ہاتھ سے دے۔ یہ نہ ہو۔ کہ ایک شخص جائے اور آپ ہی آپ بغیر اس کے علم کے اسکی چیز اٹھا کر لے آئے۔ زبردستی ٹیکس وصول کرنا ایسا ہی ہے جیسے پٹھان حملہ کر کے لوگوں کا مال لوٹ لیتے ہیں۔ یہ چیز اسلام میں قطعًا ناجائز ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے اس آیت کے ذریعہ اسی سے منع فرمایا ہے۔ آج کل یورپین حکومتیں لوگوں سے جو ٹیکس وصول کرتی ہیں وہ بھی اسی رنگ میں ہے۔ یعنی وہ اُسی سے ٹیکس وصول کرتی ہیں جو اُن کے ماتحت ہو۔ دوسری شرط اللہ تعالیٰ نے عن ید کی رکھی ہے۔ یعنی یہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ دس روپے کی بھیڑ ہو اور تم یہ کہو کہ ہم اس بھیڑ کو دو روپے ٹیکس کے بدلہ میں لے جا رہے ہیں۔ بلکہ یہ اس کا حق ہے۔ کہ وہ اپنے ٹیکس کے بدلہ میں اُسی قیمت کی کوئی چیز دے۔ اور اگر زیادہ قیمت کی وہ کوئی چیز پیش کرتا ہے تو حکومت اس کی قیمت ڈالے۔ اور پھر اُس میں سے اپنا مقررہ حق وصول کر کے زائد حصہ اُسے واپس کر دے۔

اسلامی حکومت میں ٹیکس کے شرائط

پس اسلامی حکومت کے لئے دو ضروری شرائط ہیں۔ جن کے ماتحت وہ لوگوں سے ٹیکس وصول کر سکتی ہے۔

اوّل یہ کہ ٹیکس صاغر سے لے غیر صاغر سے نہیں۔ یعنی اُسی سے ٹیکس لیا جائے گا۔ جو ماتحت ہو۔ غیر ماتحت سے ٹیکس نہیں لیا جائے گا۔

دوم یہ ٹیکس دینے والا عن ید ٹیکس دے۔ یہ نہ ہو کہ حقوق کی حفاظت کرنے کے بہانہ سے تم یونہی اس کی اطلاع کے بغیر کوئی چیز اٹھا کر لے آؤ۔

رسول کریم ؐ کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

فرمایا۔ میرے نزدیک تو یہ آیت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت ہے۔ کیونکہ اس آیت کے ذریعہ یہ پیشگوئی کی گئی تھی۔ کہ ایک زمانہ میں عیسائی قومیں اسلام کے ماتحت آ جائیں گی۔ اور مسلمان اُن سے ٹیکس وصول کرینگے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایسا نہیں ہوا۔ لیکن حضرت عمر رضؓ کے عہد خلافت میں عیسائی مسلمانوں کے ماتحت آ گئے۔ اور انہوں نے عیسائیوں سے ٹیکس وصول کیا۔ پس یہ آیت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت کا ایک ثبوت ہے۔ کیونکہ اس آیت میں ایک ایسے امر کے متعلق پیشگوئی کی گئی تھی۔ جو

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر: غلام نبی

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی کے بعد پورا ہوا۔ کہا گیا تھا کہ عیسائی قومیں اسلام کے ماتحت آجائینگی اور وہ اپنے ہاتھوں سے مسلمانوں کو جزیہ دیں گی۔ چنانچہ بعد کے واقعات نے اس پیشگوئی کو سچا ثابت کر دیا۔ اور بتا دیا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو کچھ کہا تھا خدا تعالےٰ کی طرف سے کہا تھا۔ اپنی طرف سے نہیں کہا تھا ؛

مخلوق کی ابتداء کس طرح ہوئی

ایک صاحب نے سوال کیا کہ مخلوق کی ابتداء کس طرح ہوئی ہے۔ اور انسان عالم وجود میں کس طرح آیا ہے؟

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ مجھے کیا پتہ کہ انسان کس طرح بنا ہے۔ اگر یہ معلوم ہو جائے۔ کہ انسان اس طرح بنا ہے۔ تو روزانہ یہ خبریں شائع ہونی شروع ہو جائیں۔ کہ آج جرمن والوں نے اتنے ہزار آدمی بنائے ہیں۔ اور انگلستان والوں نے اتنے ہزار بنائے ہیں۔ یہ خدا ہی جانتا ہے۔ کہ اس نے انسان کو کس طرح بنایا۔ ہمیں اس بحث میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے۔

تنزیہی صفات الٰہیہ پر بحث نہیں کرنی چاہیئے۔

میرے نزدیک خدا تعالےٰ کی صفات تنزیہی کے متعلق بحث کرنا عقل کے بالکل خلاف اور دین کی بربادی کا موجب ہے، ہمیں اپنی حالت کو درست کرنے کا فکر ہونا چاہیئے۔ نہ یہ کہ ہم ان بحثوں میں پڑ جائیں۔ کہ آج سے دس کروڑ سال پہلے کیا ہوا۔ ہمارے سامنے ایک بہت بڑا کام ہے۔ جو ہم نے کرنا ہے۔ بہت بڑی ذمہ واریاں ہیں جو ہم پر عائد کی گئی ہیں۔ بہت بڑا بوجھ ہے جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہم پر ڈالا گیا ہے۔ ہمیں اپنی ان ذمہ واریوں کو ادا کرنے اور اپنے ان فرائض کو سرانجام دینے کا فکر ہونا چاہیئے نہ یہ کہ ہم ایسی باتوں میں پڑ جائیں۔ جن کا ہماری عملی زندگی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ ہم پیدا تو ہو چکے ہیں۔ خواہ ہم کس طرح پیدا ہوئے ہوں۔ لیکن اگر ہم اپنی زندگی برباد کریں۔ اپنے نفس کی اصلاح کا فکر نہ کریں۔ خدا تعالےٰ کے حضور حاضر ہونے اور اس کے سامنے اپنے اعمال کا جواب دہ ہونے کا احساس ہمیں بے چین نہ رکھے۔ اور ہم انہی بحثوں میں پڑے رہیں۔ کہ دنیا کس طرح پیدا ہوگئی تو یہ چیز ہماری تباہی اور بربادی کا موجب ہو جائیگی۔

درحقیقت یہ فلسفیوں کا طریق گفتگو ہے۔ فلسفی چونکہ خود قوتِ عملیہ نہیں رکھتے اس لئے وہ سارا دن انہی لغو بحثوں میں پڑے رہتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ اگر ہم نے اخلاق پر بحث کی۔ اگر ہم نے زندگی کو سنوارنے والی باتوں کی طرف توجہ کی۔ اگر ہم نے اصلاح نفس کے ذرائع پر بحث کی۔ تو چند دنوں کے بعد ہی لوگ ہمارے پیچھے پڑ جائیں گے کہ تم اخلاق اور اصلاحِ نفس کے متعلق بحثیں تو کرتے ہو۔ مگر تمہاری اپنی عملی حالت یہ ہے۔ کہ تمہیں نہ اخلاق کی پرواہ ہے نہ اصلاحِ نفس کا فکر ہے۔ اس ڈر کی وجہ سے وہ اخلاق اور اصلاحِ نفس کی طرف آتے ہی نہیں بلکہ سارا دن فضول باتوں میں مشغول رہتے ہیں۔ وہ سارا دن بحث کرتے رہتے ہیں۔ اور جب شام ہوتی ہے۔ تو کہہ دیتے ہیں۔ آج کا دن تو گزر گیا۔ کل پھر اس مسئلہ پر بحث کریں گے۔ اس طرح اگر ساری عمر بھی ایک فلسفی یہ بحث کرتا رہے۔ کہ پہلے خدا تعالےٰ نے یہ چیز پیدا کی یا وہ چیز پیدا کی۔ اور اگر پیدا کی۔ تو کس طرح کی۔ تو کوئی شخص اس سے عملی زندگی کے متعلق کوئی سوال نہیں کرے گا۔ لیکن اگر وہ یہ کہے کہ انسان کو جھوٹ نہیں بولنا چاہیئے۔ تو دوسرے ہی دن لوگ اسے کہنا شروع کر دیں گے کہ تم نے فلاں موقعہ پر جھوٹ کیوں بولا۔ یا اگر وہ یہ کہے کہ دوسرے کا مال ناجائز طور پر نہیں کھانا چاہیئے۔ تو دوسرے دن ہی لوگ اُسے کہنا شروع کر دیں گے۔ کہ تم نے فلاں کا مال کیوں کھا لیا۔ اس وجہ سے وہ ان باتوں کی طرف کبھی آئے گا ہی نہیں۔ وہ یہی کہے گا۔ کہ مجھے ان باتوں سے کیا تعلق۔ مَیں تو یہ مسئلہ حل کر رہا ہوں۔ کہ دنیا کس طرح پیدا ہوئی ؛

پس فلسفی ہمیشہ ماضی کے واقعات پر بحث کرتا۔ اور اس طرح لوگوں کو عملی زندگی سے زیادہ سے زیادہ دُور لے جاتا ہے۔ لیکن انبیاء ہمیشہ ایسی باتوں پر بحث کرتے ہیں۔ جن کا انسان کی عملی زندگی اس کی قلبی اصلاح اور اس کی اخروی نجات کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔ پس ایسا سوال بالکل بے معنے ہے۔ انسان کو تو ہر وقت یہ فکر ہونا چاہیئے۔ کہ میرا اپنا انجام کیا ہوگا۔ یا میری زندگی کے نتائج کیا نکلیں گے یا کونسے اعمال ایسے ہیں۔ جن سے میری اصلاح ہو سکتی ہے۔ یا جن کی وجہ سے میری روحانیت دوام کی شکل اختیار کر سکتی ہے۔ یہ چیز ہے۔ جو انسان کے لئے مفید ہے۔ اور مذہب ہمیشہ انہی امور پر بحث کیا کرتا ہے۔ مذہب کا کام یہ ہے۔ کہ وہ انسانی رُوح کو تقویت دے اس کے اندر اللہ تعالےٰ کی محبت اور اخلاص پیدا کرے۔ اُسے ابدی زندگی کے لئے تیار کرے۔ اُسے اعمالِ نیک کی رغبت دلائے اُسے شیطان کے پھندوں سے بچائے۔ اُسے بتائے۔ کہ وہ دنیا میں کیوں آیا۔ اور کس طرح اپنے مقصدِ حیات کو حاصل کر سکتا ہے۔ جن چیزوں سے انسان کا واسطہ اور تعلق ہی نہیں۔ ان پر مذہب بحث نہیں کرتا۔ اور نہ ایسی بحث کا کوئی فائدہ ہو سکتا ہے ؛

مَیں تو سمجھتا ہوں جب کسی کے دل میں ایسا خیال پیدا ہو۔ اسے استغفار کرنا چاہیئے۔ کہ مَیں ان خیالات کے نتیجہ میں عمل سے دُور جا رہا ہوں۔ ساری خرابیاں انہی باتوں کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں کہ انسان ایسی باتوں کے پیچھے پڑ جاتا ہے۔ جن کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ کائنات کے اسرار اور قدرت کے پوشیدہ راز کونسا شخص اپنی عقل سے دریافت کر سکتا ہے۔ دُنیا میں لاکھوں ایسی چیزیں انسان کی آنکھ کے سامنے موجود ہیں۔ جن کی حقیقت اور ماہیت کو انسان نے دریافت نہیں کیا۔ اور یہ بیٹھا ہوا اس بات پر غور کر رہا ہوتا ہے۔ کہ آج سے دس۱۰ یا بیس۲۰ کروڑ سال پہلے کیا ہوا۔ ایسے ہی موقعہ کے لئے کسی شاعر نے کہا ہے ؎

تو کارِ زمیں را نکو ساختی
کہ با آسمان نیز پرداختی

نوجوانانِ سلسلہ کی تربیت

اور

سیدنا مصلح موعود کا ایک اور اقدام

سلسلہ کے نوجوانوں کی تربیت اور آئندہ پیش آنے والی مہمات کے لئے ان کی تیاری خلافت ثانیہ کے ان امتیازی کاموں میں سے ہے۔ کہ جن پر احمدیت کی عظیم الشان ترقیات کی بنیاد رکھی جا رہی ہے۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہُ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ احسان ۱۳۲۳ ہش میں نوجوانانِ سلسلہ کی تربیت کے لئے ایک اور اقدام فرمایا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ خطبہ جلد ہی الفضل کی اشاعت میں آ رہا ہے۔ امراء پریذیڈنٹ صاحبان، قائدین و زعمائے کرام سے گزارش ہے۔ کہ حضور کے اس خطبہ کو سلسلہ کے تمام نوجوانوں تک بلا استثنا پہنچائیں۔ اور حضور کے اس مبارک اقدام کی زیادہ سے زیادہ تعمیل کی ممکن کوشش فرمائیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

خاکسار ملک عطاء الرحمٰن معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

معجزات و کرامات کے پردہ میں ایک دھوکہ

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

بعض لوگ جب بعض قسم کے جنونوں ... نہیں سکتے۔ تو وہ حیران ہو کر دریافت کرنے لگتے ہیں۔ کہ ہم نے فلاں شخص سے یہ عجیب بات صادر ہوتے دیکھی ہے۔ اس کی کیا توجیہہ ہے؟ مثال کے طور پر ایک نوجوان کو جب ایک خاص قسم کا عصبی حملہ ہوتا۔ تو وہ بعض دفعہ مجلس میں اپنی مٹھی آگے کر کے کہہ دیتا تھا۔ کہ خدا نے اس وقت میرے ہاتھ میں ایک مینڈک پیدا کیا ہے۔ یہ کہہ کر مٹھی کھولتا۔ تو واقعی ایک مینڈک پھدک کر باہر نکل آتا۔ اور لوگ حیران رہ جاتے۔ ایک اور نوجوان مجھے گوجرانوالہ میں ملا۔ کہ میں گجرات میں ہوتا ہوں تو دھڑام کے ساتھ یہاں گوجرانوالہ میں پلک جھپکنے میں آپڑتا ہوں۔ اسی طرح گوجرانوالہ سے گجرات چلا جاتا ہوں۔ بعض ایسے آدمی ہیں جو کلمہ کا ٹھپہ یا پیسے لئے پھرتے ہیں۔ کہ یہ غیب سے ہم کو ملا ہے اور ہماری کرامت کا نشان ہے۔ مگر ان امور کے سوا جب ان لوگوں سے باتیں کرو۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ بالکل دین کی اصلیت سے ناواقف خدا کی صفات سے نابلد۔ اور معجزہ کی حقیقت سے بیخبر ہوتے ہیں۔ اور Mono-mania یعنی جنون کی ایک خاص قسم ان پر مسلط ہوتی ہے۔ چونکہ ان شعبدوں کی وجہ سے عوام الناس بعض اوقات ان کے دھوکہ میں آجاتے ہیں۔ اس لئے آج میں ایسے "معجزات" کی ایک اصلیت لکھتا ہوں۔ تاکہ حقیقت سے اطلاع پا کر ناواقف لوگ دھوکہ میں نہ پھنسیں۔

حقیقت ان "معجزات" کی یہ ہے۔ کہ یہ ... ان کی بیماری کا ایک مظاہرہ ہوتے ہیں۔ اور عجیب قسم کا مظاہرہ ہیں فریب ... نہیں ہیں۔ بلکہ مرض کا جزو ہیں۔ ... ان کو اپنی سچائی کا نشان ... ہے۔ اور واقعی یقین کر لیتا ہے ... ہاتھ میں پہلے کچھ نہ تھا۔ ابھی ... مینڈک پیدا ہوا ہے۔ اور میں ابھی گجرات میں تھا۔ کہ یکدم بغیر ریل کے گوجرانوالہ میں آگیا ہوں۔ اور یہ ٹھپے یکدم غیب سے میرے پر فلاں وقت نازل ہوئے۔ چونکہ یہ مانومینیا Mono-mania اور سوم نیمبولزم Somnambolism کی شاخیں ہیں۔ اس لئے بعض سادہ اور ناواقف انسان چکر میں آجاتے ہیں۔

اصلیت اس شعبدہ کی یہ ہے۔ کہ ایسا انسان بسبب اپنی عصبی اور دماغی بیماری کے بعض حصہ اپنے افعال کا بھول جاتا ہے۔ یا اسے یاد ہی نہیں رہتا۔ کہ میں نے فلاں حصہ اس فعل کا خود کیا ہے۔ دماغ اس کے افعال کے ایک حصہ کو ایسا بھلا دیتا ہے۔ کہ واقعی وہ ایک کام کر کے پھر بھی یہی یقین رکھتا ہے۔ کہ میں نے یہ نہیں کیا۔ اس کا جنون اس کے افعال کے بعض حصوں پر غالب آجاتا ہے۔ چنانچہ کئی لوگوں نے سوتے سے اٹھ کر قتل اور خون کر دیئے ہیں۔ اور پھر گھر میں آکر لیٹ گئے۔ اور دوسرے دن ان کو پتہ بھی نہ تھا کہ یہ کام ہمارے ہاتھ سے ہوا ہے گویا وہ عصبی نیند تھی یا جنون کے جوش میں ایک وارفتگی تھی۔ جو ان کی قوت حافظہ کو دبا لیتی تھی۔ ایسا انسان اگر کوئی مینڈک پیدا کرتا ہے۔ تو اس کی حقیقت یہ ہوتی ہے کہ وہ ایک مینڈک پکڑتا ہے۔ اسے اپنی ہاتھ میں لاتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ دیکھو ابھی خدا نے میرے ہاتھ پر یہ معجزہ جاری کیا ہے۔ یہ کہہ کر ہاتھ کھولتا ہے۔ اور لوگ اس میں سے ایک اصلی مینڈک پھدکتا دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں۔ بات صرف اتنی تھی۔ کہ ایسے شخص نے جس وقت سے وہ مینڈک پکڑا تھا۔ اور جب اسے لوگوں کو دکھایا تھا۔ درمیانی عرصہ کا سارا فعل بسبب شدت خواہش نفس اور شدت جنون اسے بالکل بھول جاتا ہے۔ اور دماغ کی سطح سے اس فعل کے تاثرات گم ہو کر اندرونی طبقوں میں چلے جاتے ہیں۔ اور ایک حصہ اپنے فعل کا اس کے مرض کی وجہ سے اس کے دماغ سے سراسر محو ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگ بعض اوقات ساری ساری رات پھرتے رہتے ہیں۔ اور پھر صبح کے قریب آکر اپنی چارپائی پر سو جاتے ہیں۔ اور صبح ان کو ذرا بھی یاد نہیں ہوتا۔ کہ ہم کھنڈروں دیواروں اور سڑکوں اور جنگلوں میں پھرتے رہے ہیں۔ پس اس بیماری میں مریض ایک حصہ اپنے فعل کا بھول جاتا ہے۔ چنانچہ جو شخص گجرات سے گوجرانوالہ ایک منٹ میں آتا تھا۔ اس کی بھی یہی حالت تھی۔ کہ وہ گھر سے چلتا تو اس پر وہ کیفیت یقظہ نومی کی وارد ہو جاتی۔ وہ ریل میں سفر کرتا تھا اور گوجرانوالہ اتر کر اپنے مقام پر پہنچ کر کہا کرتا تھا۔ کہ دیکھو میں گجرات میں تھا یہاں کس طرح پہنچ گیا۔ گھر سے نکل کر گوجرانوالہ اپنے مقام پر پہنچنے تک کے فعل کا سارا حافظہ اس کے دماغ سے جاتا رہتا تھا۔ اسی طرح جو شخص کلمہ لا الٰہ الا اللّٰہ کے مصنوعی روپے جو دنیا میں ہزاروں عدد بکتے رہے اور رائج ہیں حاصل کر کے ان کو لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے۔ اور ممکن ہے کہ ان ٹکڑوں کا حاصل کرنا اور چھپا کر رکھنا وغیرہ اس کا جنون بالکل دبا لے۔ اور دماغ سے اس حافظہ کو بالکل محو کر دے۔ اور پھر اس کا جنون اسے یہی دھوکہ دے کہ دیکھ یہ غیب سے تیرے پاس آئے ہیں۔ اور چونکہ تو مقربان بارگاہِ الٰہی سے ہے۔ اس لئے تیرے لئے خدا نے یہ معجزہ قرار دیا ہے۔ پس یہ بیماری کی علامت یعنی حافظہ کا خوابیدہ ہو جانا اس قسم کے جنون کی ایک عجیب علامت ہے۔ جس سے ناواقف آدمی دھوکہ کھا سکتا ہے۔ اسے پرانے لوگ اشراق کے نام سے تعبیر کرتے تھے۔ بلکہ ایسی حالت کو سلف مسمریزم کر کے خود اپنے پر طاری کیا کرتے تھے۔ اور اسے علم اشراق کے نام سے موسوم بھی کیا کرتے تھے۔ مگر اس زمانہ میں جو ایک علمی زمانہ ہے۔ ایسے معجزات کوئی معنے نہیں رکھتے۔ اور بھان متی کے تماشے سے زیادہ ان کی کوئی وقعت نہیں۔ اصل معجزہ مصفا علم غیب اور الہامی پیشگوئی کا معجزہ ہے۔ جو شائع ہو کر اور پورا ہو کر خداوند عالم الغیب کے وجود پر گواہ ہوتا ہے۔ اور اس سے بھی بڑھ کر معجزہ تائید و نصرت الٰہی کا ہے۔ جو باوجود تمام دنیا کی مخالفتوں کے ایک کمزور انسان کو ہر میدان میں فتح دیتی ہیں۔ نہ کہ مینڈک یا ٹھیکریاں جن میں ہزاروں دھوکوں کا احتمال ہے۔ اور جن کا پیش کرنا بھی جائے شرم ہے۔ جب ایسے یقظہ نومی والے اپنی بیماری سے صحت پا جاتے ہیں۔ تو وہ تو ہاتھ منہ دھو کر دلیری سے کہہ دیتے ہیں۔ کہ ہم بیمار ہو گئے تھے۔ الحمد للہ اب خدا کے فضل سے صحت ہو گئی ہے۔ اور واقعی وہ قابل الزام نہیں ہیں۔ کیونکہ بیمار تھے۔ اگر کوئی سادہ مزاج بھلا مانس آدمی ایسے انسان کے پیچھے چل پڑے۔ تو اس کے لئے مصیبت ہے۔ وہ اس وقت خدا جانے کیا عذر کرے گا۔ سوائے اس کے کہ اندر ہی اندر اس کا نفس اسے شرمندہ کرتا رہے۔ اور ہر مجلس میں لوگ اس پر مذاق کریں۔

بعض ناتجربہ کار لوگوں کا خیال ہے کہ جو مجنون ہوتا ہے۔ وہ ضرور لوگوں کو پتھر مارا کرتا ہے۔ اور کپڑے پھاڑ کر برہنہ پھرتا رہتا ہے۔ اور اس کے ہوش و حواس مختل ہو جاتے ہیں۔ سو ایسے لوگوں پر واضح ہو کہ وللجنون فنون کا فقرہ بڑا ہی سچا فقرہ ہے۔ اور اس مرض کے متعلق ایک صداقت یہ بھی ہے کہ دیوانہ بکار خویش ہشیار۔ جنون کی بہت سی قسمیں ہیں۔ اور بعض مجنون سوائے ایک خاص وہم ... باقی ہر طرح اچھے بھلے نظر آتے ہیں۔ اور اپنی چالاکیوں سے سیدھے سادھے آدمیوں کو حیران کر دیتے ہیں۔ مگر آخر چند دن میں ہی جنون ان کے اقوال و افعال سے جھلکنے لگتا ہے۔ مرحوم مولوی یار محمد ساری عمر وکالت کا پیشہ بھی کرتے رہے۔ اور ساتھ ہی مصلح موعود ہونے کی رگ بھی آخر تک ان کے ساتھ رہی۔ مگر ان کی ناکامی اور دیگر علامات نے ثابت کر دیا۔ کہ وہ اسی مرض کا شکار تھے۔ یہی حال جنگوی صاحب کا تھا۔

ہر مذہب و ملت کے آدمی کو السلام علیکم کہنا چاہیے

میں نے یہ دیکھ کر کہ بعض احمدیوں کا رجحان غیر احمدیوں کو سلام نہ کرنے کی طرف ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور چٹھی بھیجکر استفسار کیا جس پر حضور نے ارشاد فرمایا "میرا اپنا طریق تو یہ ہے کہ سب (ہندو خواہ مسلمان) کو سلام کہتا ہوں۔ ہاں کوئی شقی جیسے لیکھرام تھا۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سلام نہیں کیا۔ اگر

معجزات و کرامات کے پردہ میں ایک دھوکہ

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

بعض لوگ جب بعض قسم کے جنونوں کو پہچان نہیں سکتے۔ تو وہ حیران ہو کر دریافت کرنے لگتے ہیں۔ کہ ہم نے فلاں شخص سے یہ عجیب بات صادر ہوتے دیکھی ہے۔ اس کی کیا توجیہہ ہے؟ مثال کے طور پر ایک نوجوان کو جب ایک خاص قسم کا عصبی دورہ ہوتا۔ تو وہ بعض دفعہ مجلس میں اپنی مٹھی آگے کر کے کہہ دیتا تھا۔ کہ خدا نے اس وقت میرے ہاتھ میں ایک مینڈک پیدا کیا ہے۔ یہ کہہ کر مٹھی کھولتا۔ تو واقعی ایک مینڈک پھدک کر باہر نکل آتا۔ اور لوگ حیران رہ جاتے۔ ایک اور نوجوان مجھے گوجرانوالہ میں ملا۔ کہ میں گجرات میں ہوتا ہوں تو دھڑام کے ساتھ یہاں گوجرانوالہ میں پلک جھپکنے میں آپڑتا ہوں۔ اسی طرح گوجرانوالہ سے گجرات چلا جاتا ہوں بعض ایسے آدمی ہیں جو کلمہ کا ٹھپہ یا بیج لئے پھرتے ہیں۔ کہ یہ غیب سے ہم کو ملا ہے اور ہماری کرامت کا نشان ہے۔ مگر ان امور کے سوا جب ان لوگوں سے باتیں کرو۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ بالکل دین کی اصلیت سے ناواقف خدا کی صفات سے نابلد۔ اور معجزہ کی حقیقت سے بیخبر ہوتے ہیں۔ اور Mono-mania یعنی جنون کی ایک خاص قسم ان پر مسلط ہوتی ہے۔ چونکہ ان شعبدوں کی وجہ سے عوام الناس بعض اوقات ان کے دھوکہ میں آجاتے ہیں۔ اس لئے آج میں ایسے "معجزات" کی ایک اصلیت لکھتا ہوں۔ تاکہ حقیقت سے اطلاع پاکر ناواقف لوگ دھوکہ [illegible] پھنسیں۔

حقیقت ان "معجزات" کی یہ ہے۔ کہ یہ خود ال[illegible] بیماری کا ایک مظاہرہ ہوتے ہیں۔ اور عجیب قسم کا مظاہرہ ہیں فریب اور افترا نہیں ہیں۔ بلکہ مرض کا جزو ہیں۔ اور خود بیمار بھی ان کو اپنی سچائی کا نشان سمجھتا ہے۔ اور واقعی یقین کر لیتا ہے کہ میرے ہاتھ میں پہلے کچھ نہ تھا۔ ابھی ابھی یہ مینڈک پیدا ہوا ہے۔ اور میں واقعی گجرات میں تھا۔ کہ یکدم بغیر ریل کے گوجرانوالہ میں آگیا ہوں۔ اور یہ ٹھپے یکدم غیب سے میرے پر فلاں وقت نازل ہوئے۔ چونکہ یہ مانو مینیا Mano-mania اور سوم نیمبولزم Somnambolism کی شاخیں ہیں۔ اس لئے بعض سادہ اور ناواقف انسان چکر میں آجاتے ہیں۔

اصلیت اس شعبدہ کی یہ ہے۔ کہ ایسا انسان بسبب اپنی عصبی اور دماغی بیماری کے بعض حصہ اپنے افعال کا بھول جاتا ہے۔ یا اسے یاد ہی نہیں رہتا۔ کہ میں نے فلاں حصہ اس فعل کا خود کیا ہے۔ دماغ اس کے افعال کے ایک حصہ کو ایسا بھلا دیتا ہے۔ کہ واقعی وہ ایک کام کر کے پھر بھی یہی یقین رکھتا ہے۔ کہ میں نے یہ نہیں کیا۔ اس کا جنون اس کے افعال کے بعض حصوں پر غالب آجاتا ہے۔ چنانچہ کئی لوگوں نے سوتے سے اٹھ کر قتل اور خون کر دیئے ہیں۔ اور پھر گھر میں آکر لیٹ گئے۔ اور دوسرے دن ان کو پتہ بھی نہ تھا کہ یہ کام ہمارے ہاتھ سے ہی ہوا ہے گویا وہ عصبی نیند تھی یا جنون کے جوش میں ایک وارفتگی تھی۔ جو ان کی قوت حافظہ کو دبا لیتی تھی۔ ایسا انسان اگر کوئی مینڈک پیدا کرتا ہے۔ تو اس کی حقیقت یہ ہوتی ہے کہ وہ ایک مینڈک پکڑتا ہے۔ اسے اپنے ہاتھ میں لاتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ دیکھو ابھی خدا نے میرے ہاتھ پر یہ معجزہ جاری کیا ہے۔ یہ کہہ کر ہاتھ کھولتا ہے۔ اور لوگ اس میں سے ایک اصلی مینڈک پھدکتا دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں۔ بات صرف اتنی تھی۔ کہ ایسے شخص نے جس وقت سے وہ مینڈک پکڑا تھا۔ اور جب اسے لوگوں کو دکھایا تھا۔ درمیانی عرصہ کا سارا فعل بسبب شدت خواہش نفس اور شدت جنون اسے بالکل بھول جاتا ہے۔ اور دماغ کی سطح سے اس فعل کے تاثرات گم ہو کر اندرونی طبقوں میں چلے جاتے ہیں۔ اور ایک حصہ اپنے فعل کا اس کے مرض کی وجہ سے اس کے دماغ سے سراسر محو ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگ بعض اوقات ساری ساری رات پھرتے رہتے ہیں۔ اور پھر صبح کے قریب آکر [illegible] چارپائی پر سو جاتے ہیں۔ اور صبح ان کو ذرا بھی یاد نہیں ہوتا۔ کہ ہم کھنڈوں دیواروں اور سڑکوں اور جنگلوں میں پھرتے رہے ہیں۔ پس اس بیماری میں مریض ایک حصہ اپنے فعل کا بھول جاتا ہے۔ چنانچہ جو شخص گجرات سے گوجرانوالہ ایک منٹ میں آجاتا تھا۔ اس کی بھی یہی حالت تھی۔ کہ وہ گھر سے چلتا تو اس پر وہ کیفیت یقظہ نومی کی وارد ہو جاتی۔ وہ ریل میں سفر کرتا تھا اور گوجرانوالہ اتر کر اپنے مقام پر پہنچ کر کہا کرتا تھا۔ کہ دیکھو میں گجرات میں تھا یہاں کس طرح پہنچ گیا۔ گھر سے نکل کر گوجرانوالہ اپنے مقام پر پہنچنے تک کے فعل کا سارا حافظہ اس کے دماغ سے جاتا رہتا تھا۔ اسی طرح جو شخص کلمہ لا الٰہ الا اللّٰہ کے مصنوعی روپے جو دنیا میں ہزاروں صد بکتے ہیں۔ اور رائج ہیں حاصل کر کے ان کو لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے۔ اور ممکن ہے کہ ان ٹکڑوں کا حاصل کرنا اور چھپا کر رکھنا وغیرہ اس کا جنون بالکل دبا لے۔ اور دماغ سے اس حافظہ کو بالکل محو کر دے۔ اور پھر اس کا جنون اُسے یہی دھوکہ دے کہ دیکھ یہ غیب سے تیرے پاس آئے ہیں۔ اور چونکہ تو مقربان بارگاہ الٰہی سے ہے۔ اس لئے تیرے لئے خدا نے یہ معجزہ قرار دیا ہے۔ پس یہ بیماری کی علامت یعنی حافظہ کا خوابیدہ ہو جانا اس قسم کے جنون کی ایک عجیب علامت ہے۔ جس سے ناواقف آدمی دھوکہ کھا سکتا ہے۔ اسے پرانے لوگ اشراق کے نام سے تعبیر کرتے تھے۔ بلکہ ایسی حالت کو سلف مسمرزم کر کے خود اپنے پر طاری کیا کرتے تھے۔ اور اسے علم اشراق کے نام سے موسوم بھی کیا کرتے تھے۔ مگر اس زمانہ میں جو ایک علمی زمانہ ہے۔ ایسے معجزات کوئی معنے نہیں رکھتے۔ اور بھان متی کے تماشے سے زیادہ ان کی کوئی وقعت نہیں۔ اصل معجزہ مصفا علم غیب اور الہامی پیشگوئی کا معجزہ ہے۔ جو شائع ہو کر اور پورا ہو کر خداوند عالم الغیب کے وجود پر گواہ ہوتا ہے۔ اور اس سے بھی بڑھ کر معجزہ تائید و نصرت الٰہی کا ہے۔ جو باوجود تمام دنیا کی مخالفتوں کے ایک کمزور انسان کو ہر میدان میں فتح دیتی ہیں۔ نہ کہ مینڈک یا ٹھیکریاں جن میں ہزاروں دھوکوں کا احتمال ہے۔ اور جن کا پیش کرنا بھی جائے شرم ہے۔ جب ایسے یقظہ نومی والے اپنی بیماری سے صحت پا جاتے ہیں۔ تو وہ تو ہاتھ مونہہ دھو کر دلیری سے کہہ دیتے ہیں۔ کہ ہم بیمار ہو گئے تھے۔ الحمد للّٰہ اب خدا کے فضل سے صحت ہو گئی ہے۔ اور واقعی وہ قابل الزام نہیں ہیں۔ کیونکہ بیمار تھے۔ اگر کوئی سادہ مزاج بھلا مانس آدمی ایسے انسان کے پیچھے چل پڑے۔ تو اس کے لئے مصیبت ہے۔ وہ اس وقت خدا جانے کیا عذر کریگا۔ سوائے اس کے کہ اندر ہی اندر اس کا نفس اسے شرمندہ کرتا رہے۔ اور ہر مجلس میں لوگ اس پر مذاق کریں۔

بعض ناتجربہ کار لوگوں کا خیال ہے کہ جو مجنون ہوتا ہے۔ وہ ضرور لوگوں کو پتھر مارا کرتا ہے۔ اور کپڑے پھاڑ کر برہنہ پھرتا رہتا ہے۔ اور اس کے ہوش و حواس مختل ہو جاتے ہیں۔ سو ایسے لوگوں پر واضح ہو کہ وللجنون فنون کا فقرہ بڑا ہی سچا فقرہ ہے۔ اور اس مرض کے متعلق ایک صداقت یہ بھی ہے کہ دیوانہ بکار خویش ہشیار۔ جنون کی بہت سی قسمیں ہیں۔ اور بعض مجنون سوائے ایک خاص وہم کے باقی ہر طرح اچھے بھلے نظر آتے ہیں۔ اور اپنی چالاکیوں سے سیدھے سادھے آدمیوں کو حیران کر دیتے ہیں۔ مگر آخر چند دن میں ہی جنون ان کے اقوال و افعال سے جھلکنے لگتا ہے۔ مرحوم مولوی یار محمد ساری عمر وکالت کا پیشہ بھی کرتے رہے۔ اور ساتھ ہی مصلح موعود ہونے کی رگ بھی آخر تک ان کے ساتھ رہی۔ مگر ان کی ناکامی اور دیگر علامات نے ثابت کر دیا۔ کہ وہ اسی مرض کا شکار تھے۔ یہی حال جنگوی صاحب کا تھا۔

ہر مذہب و ملت کے آدمی کو السلام علیکم کہنا چاہیئے

میں نے یہ دیکھ کر کہ بعض احمدیوں کا رجحان غیر احمدیوں کو سلام نہ کرنے کی طرف ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور چٹھی بھیجکر استفسار کیا جس پر حضور نے ارشاد فرمایا "میرا اپنا طریق تو یہ ہے کہ سب (ہندو خواہ مسلمان) کو سلام کہتا ہوں۔ ہاں کوئی شقی جیسے لیکھرام تھا۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سلام نہیں کیا۔ اگر

جلسۂ اطفال احمدیہ میں

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی تقریر

۲۳؍ جون صبح آٹھ بجے مسجد نور میں زیر صدارت حضرت صاحبزادہ میرزا ناصر احمد صاحب مجلس اطفال احمدیہ قادیان کا ماہانہ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں پہلے تلاوت کی گئی بعدہٗ عہدنامہ دُہرایا گیا۔ اور پھر نظم کے بعد سکرٹری اطفال نے گزشتہ اجلاس کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔

اس کے بعد پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب نائب مہتمم اطفال نے ایک مختصر تقریر فرمائی۔ جس میں بچوں کو احمدیت کی خاطر غیرت دکھلانے اور وقار سے رہنے کی طرف توجہ دلائی۔ بعد ازاں جناب صدر محترم نے "اخلاق احمدؑ" کے گذشتہ امتحان میں اول اور دوم رہنے والے اراکین کو انعامات دیے۔ جب کوئی بچہ انعام لینے کے لئے آگے آتا پہلے السلام علیکم کہتا۔ اور پھر صدر محترم سے مصافحہ کرکے انعام لیتا۔ جس پر وہ خود جزاک اللہ کہتا اور تمام حاضرین بارک اللہ لک کہتے۔ اسی طرح شمائل احمد کے امتحان میں سید عبدالحی بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کو اول رہنے کی وجہ سے اور صالح محمد صاحب حیدرآباد دکن کو دوم ہونے پر انعامات دیئے گئے پھر مجالس مرکزیہ کے وہ اطفال جنہوں نے اس امتحان میں کامیابی حاصل کی۔ ان کی سندات سکرٹریان کو دی گئیں۔ تاکہ وہ اپنی مجالس میں جاکر مناسب طریق پر تقسیم کردیں۔

انعامات کی تقسیم کے بعد چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ مہتمم اطفال احمدیہ نے چند امور کی طرف توجہ دلائی۔ اوّل یہ کہ اس امتحان میں شامل ہونے والے اراکین کی تعداد بہت قلیل تھی۔ اس لئے آئندہ امتحان جو ۱۹؍ نومبر ۴۴ء کو منعقد ہوگا۔ جناب صدر محترم کی منظوری سے تمام اطفال کے لئے لازمی قرار دیا جاتا ہے۔ اس لئے اس کی تیاری شروع کردیں۔ دوم یہ کہ تمام اطفال ادعیۃ القرآن ادعیۃ الرسول۔ ادعیۃ المسیح الموعود کی زیادہ سے زیادہ دعائیں زبانی یاد کریں۔ مربیان اس طرف خاص طور پر توجہ دیں۔ سوم یہ کہ وہ ثمین کی نظمیں خاص طور پر آمین تمام اطفال کو زبانی یاد ہونی چاہیئے۔ چہارم۔ آئندہ خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع پر اطفال قادیان کا الگ کیمپ ہوگا۔ اور اس میں ان کا ایک خاص پروگرام ہوگا۔ جس کی اطلاع بعد میں کردی جائے گی۔

اس کے بعد جناب صدر محترم نے ایک لمبی اور پُر معارف مگر نہایت آسان پیرایہ میں تقریر فرمائی۔ جس کا خلاصہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔

فرمایا۔ آج سے اکیس سال پہلے دنیا میں ایک شخص اُٹھا۔ اور اس نے اپنی قوم کو کہنا شروع کیا۔ کہ اے لوگو! تم میری باتوں پر عمل کرو۔ اور جو پروگرام میں تمہارے سامنے رکھتا ہوں۔ اگر تم اس کی پوری پابندی شروع کردو تو ایک ہزار سال کے لئے دنیا کی حکومت تمہارے ہاتھ میں رہے گی۔ اس نے اپنے اس مقصد کا چرچا کرنا شروع کیا۔ وہ برابر دس سال تک ایک شہر سے دوسرے شہر تک اس آواز کو لوگوں تک پہنچاتا رہا۔ آخر قوم کے چند نوجوانوں نے اس کی آواز پر لبیک کہا اور کچھ بچے اس کی بات مان گئے۔ انہوں نے اپنے آپ کو اس کے مقاصد کے لئے پیش کردیا۔ وہ کسی آسمانی آواز کی وجہ سے لوگوں کو اپنے گرد جمع نہیں کررہا تھا بلکہ وہ خیالات جو اس کے اپنے دماغ میں آتے تھے۔ اور انہیں وہ اچھا خیال کرتا تھا۔ لوگوں کے سامنے پیش کرتا گیا۔ آخر لوگوں نے اس کی بات پر کان دھرا۔ اور اس کی طرف متوجہ ہوگئے۔ وہ شخص ہٹلر ہے اور وہ قوم جرمن قوم ہے۔ جب ۴۰-۱۹۳۹ء میں جنگ کا آغاز ہوا۔ تو وہ بچے جو پہلے پہل بچے تھے۔ اسی وقت وہ نوجوان ہوچکے تھے۔ وہ نوجوان جنھوں نے اُس کے پروگرام کے مطابق اپنی زندگی گذاری تھی۔ سب نے اپنے میں سے بہترین دماغ کو اس کے سامنے رکھدیا۔ اور بہترین طاقت کے ساتھ اس کی مدد کی۔ وہ سب کچھ ایک خیالی بات پر کررہے تھے۔ ان میں سے ہر ایک شخص اس کے پاس اپنی بہتر سی بہتر چیز لایا۔ اور انہوں نے کہا کہ ہم نے دس سال آپ کے کہنے پر گذارے ہیں۔ اس مدت میں ۲۴ گھنٹے آپ کے پروگرام پر عمل کرتے رہے ہیں۔ اب دنیا میں ہمارے مقابلہ میں تیزی کے ساتھ کوئی نہیں بھاگ سکتا۔ اب ہمارے پٹھے مضبوط ہوچکے ہیں۔ وہ ورزشیں جو ہم نے آپ کے کہنے پر کیں۔ وہ کھانے جو ہم نے کھائے۔ وہ کپڑے جو ہم نے پہنے۔ اب اس کے نتیجہ میں ہمارے اندر وہ طاقت پیدا ہوگئی ہے۔ کہ ہم ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہوگئے ہیں۔ ہم رات کے وقت ایسی خاموشی کے ساتھ چل سکتے ہیں کہ کسی کو ہمارے قدموں کی آواز تک بھی نہیں آسکتی۔ الغرض وہ اپنی قوم کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہوگئے۔ ایک ماہ کے بعد ایک ماہ گذرا۔ وہ بچے جو ایک وقت میں بچے تھے نوجوان ہوئے۔ انہوں نے میدان میں نکل کر ایسے کارنامے کئے۔ جن کی مثال دنیا میں موجود نہیں۔ فرانس جیسا ملک چند دنوں میں مغلوب کرلیا گیا۔ وہ تو ایک انسان تھا اور انسانی تحریک پیش کررہا تھا۔ مگر اس کے مقابلہ پر خدائی وعدے پر غور کرو۔ اس کیساتھ کوئی خدائی تائید نہ تھی۔ اس کی قوم کا بہترین حصہ اس کی موہوم امید پر قربان ہونے کے لئے تیار ہوگیا۔ اُس نے اپنی قوم کو ایک ہزار سال کی حکومت کا وعدہ دلایا۔ مگر اب جنگ نے رُخ بدل لیا۔ وہ اقوام جو اس وقت مغلوب نظر آتی تھیں اب دنیا میں چھائی نظر آرہی ہیں۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک انسان تھا۔ جس نے اپنے دماغ سے ایک بات نکالی۔ اور اپنی قوم کو ایک موہوم امید دلائی۔ جس پر اس نے بہترین سے بہترین قربانی پیش کردی۔

کیا تم جانتے ہو کہ جب ایک دنیاوی قوم کے بچے اپنی دنیاوی اغراض کو مدنظر رکھکر اس کے کہنے پر اپنا بہترین حصہ قربان کرسکتے ہیں۔ تو تم جن کا تعلق احمدیت کے ساتھ ہے جس سے خدا نے وعدہ دیا ہے۔ اور وہ وعدہ ایک ہزار سال کا نہیں۔ بلکہ اگر ہم مجموعی لحاظ سے اس پروگرام کے مطابق عمل کرنا شروع کردیں۔ تو قیامت تک احمدیت کا غلبہ رہنے کا وعدہ ہے۔ اور اس کی ساری دنیا پر حکومت رہے گی۔ صرف دنیا پر نہیں۔ بلکہ آسمان پر بھی انہیں کی حکومت ہوگی پس احمدیت کے تیار کردہ پروگرام کے مطابق ہماری زندگیاں خرچ ہونی چاہئیں۔ اپنے اندر اس قسم کی خوبی پیدا کرو۔ کہ اگر کوئی امتحان دو۔ تو یہ خیال رہے۔ کہ اول نکلنے والا صرف احمدی ہی ہو۔ اور اگر کوئی دوڑ میں مقابلہ ہو تو اُس میں بھی احمدی ہی اول آئے۔ فٹ بال والی بال۔ گولے وغیرہ میں آگے آنے والے احمدی ہی بچے ہوں۔ اگر کوئی غیر احمدی بچہ کسی احمدی بچہ سے سبقت لے جاتا ہے۔ تو وہ ہماری سُستی کی وجہ سے۔ اس کے معنے یہ نہیں۔ کہ ہم میں آگے بڑھنے کی طاقت نہیں۔ بلکہ ہم نے سستی کی اور بے توجہگی برتتے رہے۔

پس اگر ہم ایسے وعدوں کو پورا کرنے کی کوشش نہ کریں۔ تو شرم کی بات ہے۔ اپنے دل میں یہی خیال کرو کہ ہم جرمن بچے نہیں۔ بلکہ ہم تو خدا کے مسیح کے بچے ہیں۔ خدا کے دین کے بچے ہیں اور احمدیت کے بچے ہیں۔ خدا کی باتوں پر ایمان لائیں گے۔ اور پھر عمل کریں گے۔ اس طرح کہ قیامت تک کوئی قوم ہم سے آگے نہیں نکل سکتی۔ پس اگر ایک احمدی کے منہ سے گالی نکلے۔ تو بہت بُری بات ہے۔ کیونکہ احمدی بچے کے

جلسہ اطفال احمدیہ میں

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی تقریر

۲۳ جون صبح آٹھ بجے مسجد نور میں زیر صدارت حضرت صاحبزادہ میرزا ناصر احمد صاحب مجلس اطفال احمدیہ قادیان کا ماہانہ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں پہلے تلاوت کی گئی بعدہٗ عہد نامہ دُہرایا گیا۔ اور پھر نظم کے بعد سکرٹری اطفال نے گزشتہ اجلاس کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔

اس کے بعد پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب نائب مہتمم اطفال نے ایک مختصر تقریر فرمائی۔ جس میں بچوں کو احمدیت کی خاطر غیرت دکھلانے اور وقار سے رہنے کی طرف توجہ دلائی۔ بعد ازاں جناب صدر محترم نے "اخلاق احمدؐ" کے گزشتہ امتحان میں اول اور دوم رہنے والے اراکین کو انعامات دیئے۔ جب کوئی بچہ انعام لینے کے لئے آگے آتا پہلے السلام علیکم کہتا۔ اور پھر صدر محترم سے مصافحہ کر کے انعام لیتا جس پر وہ خود جزاک اللہ کہتا اور تمام حاضرین بارک اللہ لک کہتے۔ اسی طرح شمائل احمد کے امتحان میں سید عبد الحی بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کو اول رہنے کی وجہ سے اور صالح محمد صاحب حیدر آباد دکن کو دوم ہونے پر انعامات دیئے گئے پھر مجالس مرکزیہ کے وہ اطفال جنہوں نے اس امتحان میں کامیابی حاصل کی۔ ان کی سندات سکرٹریان کو دی گئیں۔ تاکہ وہ اپنی مجالس میں جا کر مناسب طریق پر تقسیم کر دیں۔

انعامات کی تقسیم کے بعد چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ مہتمم اطفال احمدیہ نے چند امور کی طرف توجہ دلائی۔ اول یہ کہ اس امتحان میں شامل ہونے والے اراکین کی تعداد بہت قلیل تھی۔ اس لئے آئندہ امتحان جو ۱۹ نومبر ۱۹۴۴ء کو منعقد ہوگا۔ جناب صدر محترم کی منظوری سے تمام اطفال کے لئے لازمی قرار دیا جاتا ہے۔ اس لئے اس کی تیاری شروع کر دیں۔ دوم یہ کہ تمام اطفال ادعیۃ القرآن ادعیۃ الرسول۔ ادعیۃ المسیح الموعود کی زیادہ سے زیادہ دعائیں زبانی یاد کریں۔ مربیان اس طرف خاص طور پر توجہ دیں۔ سوم یہ کہ درثمین کی نظمیں خاص طور پر آمین تمام اطفال کو زبانی یاد ہونی چاہیئے۔ چہارم۔ آئندہ خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع پر اطفال قادیان کا الگ کیمپ ہوگا۔ اور اس میں ان کا ایک خاص پروگرام ہوگا۔ جس کی اطلاع بعد میں کر دی جائے گی۔

اس کے بعد جناب صدر محترم نے ایک لمبی اور پُر معارف مگر نہایت آسان پیرایہ میں تقریر فرمائی۔ جس کا خلاصہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔

فرمایا۔ آج سے اکیس سال پہلے دنیا میں ایک شخص اُٹھا۔ اور اس نے اپنی قوم کو کہنا شروع کیا۔ کہ اے لوگو! تم میری باتوں پر عمل کرو۔ اور جو پروگرام میں تمہارے سامنے رکھتا ہوں۔ اگر تم اس کی پوری پابندی شروع کر دو تو ایک ہزار سال کے لئے دنیا کی حکومت تمہارے ہاتھ میں رہے گی۔ اس نے اپنے اس مقصد کا چرچا کرنا شروع کیا۔ وہ برابر دس سال تک ایک شہر سے دوسرے شہر تک اس آواز کو لوگوں تک پہنچاتا رہا۔ آخر قوم کے چند نوجوانوں نے اس کی آواز پر لبیک کہا اور کچھ بچے اس کی بات مان گئے۔ انہوں نے اپنے آپ کو اس کے مقاصد کے لئے پیش کر دیا۔ وہ کسی آسمانی آواز کی وجہ سے لوگوں کو اپنے گرد جمع نہیں کر رہا تھا بلکہ وہ خیالات جو اس کے اپنے دماغ میں آتے تھے۔ اور انہیں وہ اچھا خیال کرتا تھا۔ لوگوں کے سامنے پیش کرتا گیا۔ آخر لوگوں نے اس کی بات پر کان دھرا۔ اور اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔ وہ شخص ہٹلر ہے اور وہ قوم جرمن قوم ہے۔ جب ۴۰-۱۹۳۹ء میں جنگ کا آغاز ہوا۔ تو وہ بچے جو پہلے پہل بچے تھے۔ اس وقت وہ نوجوان ہو چکے تھے۔ وہ نوجوان جنہوں نے اُس کے پروگرام کے مطابق اپنی زندگی گذاری تھی۔ سب نے اپنے میں سے بہترین دماغ کو اس کے سامنے رکھ دیا۔ اور بہترین طاقت کے ساتھ اس کی مدد کی۔ وہ سب کچھ ایک خیالی بات پر کر رہے تھے۔ ان میں سے ہر ایک شخص اس کے پاس اپنی بہتر سے بہتر چیز لایا۔ اور انہوں نے کہا کہ ہم نے دس سال آپ کے کہنے پر گذارے ہیں۔ اس مدت میں ۲۴ گھنٹہ آپ کے پروگرام پر عمل کرتے رہے ہیں۔ اب دنیا میں ہمارے مقابلہ میں تیزی کے ساتھ کوئی نہیں بھاگ سکتا۔ اب ہمارے پٹھے مضبوط ہو چکے ہیں۔ وہ ورزشیں جو ہم نے آپ کے کہنے پر کیں۔ وہ کھانے جو ہم نے کھائے۔ وہ کپڑے جو ہم نے پہنے۔ اب اس کے نتیجہ میں ہمارے اندر وہ طاقت پیدا ہو گئی ہے۔ کہ ہم ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ ہم رات کے وقت ایسی خاموشی کے ساتھ چل سکتے ہیں کہ کسی کو ہمارے قدموں کی آواز تک بھی نہیں آ سکتی۔ الغرض وہ اپنی قوم کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہو گئے۔ ایک ماہ کے بعد ایک ماہ گذرا۔ وہ بچے جو ایک وقت میں بچے تھے نوجوان ہوئے۔ انہوں نے میدان میں نکل کر ایسے کارنامے کئے۔ جن کی مثال دنیا میں موجود نہیں۔ فرانس جیسا ملک چند دنوں میں مغلوب کر لیا گیا۔ وہ تو ایک انسان تھا اور انسانی تحریک پیش کر رہا تھا۔ مگر اس کے مقابلہ پر خدائی وعدے پر غور کرو۔ اس کے ساتھ کوئی خدائی تائید نہ تھی۔ اس کی قوم کا بہترین حصہ اس کی موہوم امید پر قربان ہونے کے لئے تیار ہو گیا۔ اُس نے اپنی قوم کو ایک ہزار سال کی حکومت کا وعدہ دلایا۔ مگر اب جنگ نے رُخ بدل لیا۔ وہ اقوام جو اس وقت مغلوب نظر آتی تھیں اب دنیا میں چھائی نظر آ رہی ہیں۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک انسان تھا۔ جس نے اپنے دماغ سے ایک بات نکالی۔ اور اپنی قوم کو ایک موہوم امید دلائی۔ جس پر اس نے بہترین سے بہترین قربانی پیش کر دی۔ کیا تم جانتے ہو کہ جب ایک دنیاوی قوم کے بچے اپنی دنیاوی اغراض کو مدنظر رکھکر اس کے کہنے پر اپنا بہترین حصہ قربان کر سکتے ہیں۔ تو تم جن کا تعلق احمدیت کے ساتھ ہے جس سے خدا نے وعدہ دیا ہے۔ اور وہ وعدہ ایک ہزار سال کا نہیں۔ بلکہ اگر ہم مجموعی لحاظ سے اس پروگرام کے مطابق عمل کرنا شروع کر دیں۔ تو قیامت تک احمدیت کا غلبہ رہنے کا وعدہ ہے۔ اور اس کی ساری دنیا پر حکومت رہے گی۔ صرف دنیا پر نہیں۔ بلکہ آسمان پر بھی انہیں کی حکومت ہوگی پس احمدیت کے تیار کردہ پروگرام کے مطابق ہماری زندگیاں خرچ ہونی چاہئیں۔ اپنے اندر اس قسم کی خوبی پیدا کرو۔ کہ اگر کوئی امتحان دو۔ تو یہ خیال رہے۔ کہ اول نکلنے والا صرف احمدی ہی ہو۔ اور اگر کوئی دوڑ میں مقابلہ ہو تو اُس میں بھی احمدی ہی اول آئے۔ فٹ بال والی بال۔ گولے وغیرہ میں آگے آنے والے احمدی ہی بچے ہوں۔ اگر کوئی غیر احمدی بچہ کسی احمدی بچہ سے سبقت لے جاتا ہے۔ تو وہ ہماری سُستی کی وجہ سے۔ اس کے معنے یہ نہیں۔ کہ ہم میں آگے بڑھنے کی طاقت نہیں۔ بلکہ ہم نے سستی کی اور بے توجگی پر بیٹھے رہے۔ پس اگر ہم ایسے وعدوں کو پورا کرنے کی کوشش نہ کریں۔ تو شرم کی بات ہے۔ اپنے دل میں یہی خیال کرو کہ ہم جرمن بچے نہیں۔ بلکہ ہم تو خدا کے مسیح کے بچے ہیں خدا کے دین کے بچے ہیں اور احمدیت کے بچے ہیں۔ خدا کی باتوں پر ایمان لائیں گے۔ اور پھر عمل کریں گے۔ اس طرح کہ قیامت تک کوئی قوم ہم سے آگے نہیں نکل سکتی۔ پس اگر ایک احمدی کے منہ سے گالی نکلے۔ [illegible] بہت بُری بات ہے۔ کیونکہ احمدی بچے

Future Religion of the World

دنیا کا آئندہ مذہب

خدا تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے یہ تو مقدر کر ہی دیا ہے کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام دنیا کا آئندہ مذہب ہوگا۔ اب یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی جان و مال سے اس کی تمام جہان میں اشاعت کریں۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ مجددیت مسیحیت۔ مہدیت۔ نبوت کا ثبوت حضور ہی کی تحریرات سے دیا گیا ہے مختصر یہ کہ اس میں بہت سے ایسے مضامین ہیں جس سے غیر احمدی و غیر مسلم اصحاب پر حجت پوری ہو سکتی ہے۔ اسے ہمیشہ اپنے جیب یا بیگ میں رکھئے۔ قیمت چار آنہ۔ ایک روپیہ کے پانچ اسی قیمت پر ہمارے بیرونی مشنوں کو بھی روانہ کیا جا سکتا ہے۔ عبد اللہ الہ دین سکندر آباد (دکن)

3

منہ سے گالی نہیں نکل سکتی۔ اسی طرح احمدی بچے جھوٹ نہیں بولا کرتے۔ پس اگر ان کو آگ میں بھی ڈالا جائے تو بھی وہ جھوٹ نہ بولیں۔ بلکہ سچ پر قائم رہیں۔

اسی طرح کسی احمدی بچے کے کپڑے میلے یا پھٹے ہوئے نہیں ہونے چاہئیں۔ بلکہ خود صاف کرو اور اپنے ہاتھ سے اس کو سینے کی کوشش کرو۔ خواہ چند دن تک اس کی انگلیوں میں زخم ہی کیوں نہ ہو جائیں اپنا کام خود اپنے ہاتھ سے کرو۔

تمہارے سپرد ایک نہر کی گئی ہے۔ تم نے اس کی حفاظت کرکے آئیندہ نسلوں تک اس کا پانی پہنچانا ہے۔ اس لئے کوشش کرو کہ اس کے گرد کی دیواروں میں ذرہ شگاف نہ آئے۔ پس تم اپنے بھائیوں کی اصلاح کرو۔ اپنے مربیان کی مدد کرو۔ تم ان کو توجہ دلاؤ۔ کہ فلاں لڑکے میں ایسی بات پائی جاتی ہے۔ تاکہ وہ اس کی درستی کر سکے۔ یہ کوئی شکایت نہیں تم جنت کے بچے بن جاؤ۔ تاکہ باہر سے آنے والے لوگ دیکھ کر حیران رہ جائیں۔

پس خدا کے دین سے محبت کرو۔ پھر خدا تم سے محبت کرکے تمہیں تمام قسم کی قوتیں بخشے گا۔ اور اس طرح تم ساری دنیا میں آسانی سے چھا جاؤ گے۔

خاکسار: محمد حفیظ مولوی فاضل

مجالس خدام الاحمدیہ کی توجہ کیلئے

رکنیت فارم طبع ہو چکے ہیں۔ جن مجالس کو ابھی تک فارم نہ پہنچے ہوں۔ اور انہیں ضرورت ہو۔ وہ جلد شعبہ ہذا کو اطلاع دیں۔ تا انہیں فارم بھجوائے جائیں۔

خریداران الفضل کی خدمت میں

گزارش

جن احباب کا چندہ الفضل ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۴۴ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کی خدمت میں وی پی ۵ جولائی کو ارسال کر دیئے جائیں گے۔ احباب چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ یا وی پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیں۔

مینیجر الفضل

اعلان نکاح

میرے بھانجے ملک عبد القادر صاحب ولد ملک غلام نبی صاحب کا نکاح فہمیدہ بیگم صاحبہ بنت شیخ فضل حق صاحب ہیڈ کنسٹبل سے بعوض مبلغ پانصد روپیہ مہر کل بروز سوموار قاضی کریم اللہ صاحب نے یا دید ہک میں پڑھایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

خاکسار فیض قادر مینیجر باٹا شو سٹورز لاہور

سٹاک ہالم ۲۹-جون - جرمن فوجوں نے فن لینڈ کے دارالسلطنت ہیلسنکی پر قبضہ کر لیا ہے تا فن لینڈ علیحدہ طور پر کسی اتحادی ملک سے صلح نہ کر سکے۔

لندن ۲۹-جون - جرمن خبر رساں ایجنسی کا بیان ہے کہ ونشی کے وزیر پروپیگنڈا کو کل پیرس میں قتل کر دیا گیا۔

لندن ۲۹-جون - آج کل یہ سوال عام طور پر زیر بحث ہے کہ آیا ترکی جرمنی سے کامل طور پر قطع تعلق کرنے والا ہے - برلین ریڈیو پر اعلان کیا گیا ہے کہ اگر ترکی نے اتحادیوں کا ساتھ دیا - تو جرمن ہوائی بموں سے اسے کوئی نہ بچا سکے گا - برطانی ہوائی جہاز جنوبی انگلستان کو نہیں بچا سکے تو استنبول کو کیا بچائیں گے -؟

انقرہ ۲۹-جون - ترکش ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ حکومت ترکی نے استنبول کے علاقہ میں مزید چھ ماہ کے لئے خطرہ کی سی حالت کا قانون نافذ کر دیا ہے -

لندن ۲۹-جون - محکمہ پرواز کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ کل نئی قسم کے ہوائی بم جنوبی انگلستان پر گرے - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بم وقفہ کے بعد مقررہ وقت پر پھٹتے ہیں - اور ان کے رکنے اور دھماکہ ہونے میں کافی وقفہ ہوتا ہے کل برطانی ہوائی جہازوں نے ان کے مقابلہ کی مؤثر تدابیر اختیار کیں - اور بہت سے ایسے بم منزل مقصود پر پہنچنے سے قبل گرا لیئے -

راولپنڈی ۲۹-جون - کپڑے کی ایک مشہور فرم کے مالکان کو دس ہزار سے تیس ہزار روپیہ تک جرمانہ اور تین تین ماہ قید سخت کی سزا کا حکم ہوا ہے - عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں مزید ایک ایک سال قید کاٹنی ہوگی - فرم کا اسی ہزار روپیہ کا سٹاک بھی حکومت کے قبضہ میں چلا گیا ہے - جو اپیل کے فیصلہ کے بعد فروخت کیا جائے گا - ان کا قصور یہ تھا کہ ایک گاہک نے خالص کریب اور جارجٹ ان سے مانگی - مگر سٹاک میں ہونے کے باوجود انہوں نے فروخت کرنے سے انکار کر دیا -

لندن ۲۹-جون - چربورگ جو کبھی نہایت پُر رونق شہر تھا - جہاں دنیا بھر کے سیاح سیر و تفریح کے لئے آیا کرتے تھے - اب بالکل اجڑ گیا ہے - بازاروں میں کاغذات چیتھڑے اور فونو گرافوں کے انبار لگے ہوئے ہیں - تمام عمارتیں جلی ہوئی ہیں - اور ہر سمت سے جلے ہوئے بارود - اور گلی سڑی انسانی لاشوں کی بدبو آرہی ہے - تمام بازاروں میں جلی ہوئی لاریاں اور جرمن سپاہیوں کی لاشوں کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں -

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

شملہ ۲۹-جون - ملک خضر حیات خان نے مسٹر جناح کو لکھا ہے کہ سکندر جناح پیکٹ کے متعلق سر محمد ظفر اللہ خان جج فیڈرل کورٹ کو ثالث بنا لیا جائے - یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ملک صاحب نے غیر مسلم وزیروں سے مشورہ کے بعد یہ پیشکش کی ہے جولائی کے دوسرے ہفتے لاہور میں مسلم لیگ کونسل کا اجلاس ہو رہا ہے - مسٹر جناح اس میں ملک خضر حیات کی تجویز کا جواب دیں گے - اور غالباً اس کو قبول نہیں کریں گے - کیونکہ انہوں نے ایک سرکردہ زمیندار کو لکھا ہے کہ وہ ثالثی کی تجویز کو اپنی ہتک سمجھتے ہیں -

یروشلم ۲۹-جون - صدر روزویلٹ نے فلسطین کی عرب کمیٹی کو گارنٹی دی ہے کہ فلسطین کے مستقبل کا فیصلہ جنگ کے بعد اتحادی اقوام کریں گی - یہ پہلا موقعہ ہے - جب امریکہ نے برطانیہ کے ماتحت ایک ملک کو سارے اتحادیوں کی طرف سے گارنٹی دی ہے -

کراچی ۲۹-جون - کپڑے کی بلیک مارکیٹ کو ختم کرنے کے لئے حکام پورا زور لگا رہے ہیں باہر سے آنے والا کپڑا روزانہ ضبط کیا جاتا ہے اور اب تک ایک کروڑ روپیہ کی مالیت کا کپڑا ضبط کیا جا چکا ہے -

لندن ۲۹-جون - نارمنڈی میں اتحادی فوجوں نے دریائے اوڈون کو پار کر کے اپنے مورچے کو اور چوڑا کر لیا ہے - رات کی تاریکی میں اور بہت سے سپاہی اور سامان یہاں پہنچ گیا تا اس دراڑ کو اور چوڑا کیا جا سکے - جو کان کی قلعہ بندیوں میں پیدا کی گئی ہے - اور جو پانچ میل لمبی اور تین میل چوڑی ہے - کان کے جنوب میں اتحادیوں نے اس سڑک کو کاٹ دیا ہے جو کان سے ایورسی جاتی ہے - ہماری فوجیں ایورسی سے اب صرف دو میل ہیں - دریائے اوڈون اور دریائے اون کا درمیانی علاقہ بہت اہمیت رکھتا ہے - اور ٹینکوں کی لڑائی کے لئے بہت موزوں ہے - اور جرمن ٹینکوں کے دستے اس علاقہ میں پھرتے دیکھے گئے ہیں جرمنوں نے ابھی کوئی جوابی حملہ نہیں کیا - گزشتہ رات وہ اس دراڑ کے بازوؤں پر حملہ کرتے رہے مگر کامیابی نہ حاصل کر سکے - اتحادی چوکیوں میں کوئی اہم تبدیلی نہیں ہوئی - جرمن بہت سخت لڑائی کر رہے ہیں - اور کٹ کٹ کر مرتے جاتے ہیں - کان کے پاس ہماری فوجوں نے ایک عمارت پر قبضہ کر لیا ہے - جو فوجی لحاظ سے بہت اہم ہے شیربورگ کے شمال مشرق میں دشمن کی سکت بالکل توڑ دی گئی ہے - اور شمال مغرب میں بھی بچے کھچے جرمن سپاہیوں کا صفایا کیا جا رہا ہے -

لندن ۳۰-جون - اٹلی میں پانچویں فوج مغربی کنارے کے ساتھ تیزی سے بڑھ رہی ہے اور اب لیگ ہارن سے تیس میل ہے - اس نے کسٹانیٹو کے شہر پر بھی قبضہ کر لیا ہے - وسطی علاقہ میں مونٹی چیانو کا شہر دشمن سے آزاد کرایا جا چکا ہے - آٹھویں فوج پروجیا کے شمال میں بڑھ رہی ہے - جب سے نیا حملہ شروع ہوا ہے ۳۲ ہزار جرمن قیدی بنائے جا چکے ہیں -

لندن ۳۰-جون - روسیوں نے بابرسک پر بھی قبضہ کر لیا ہے - اس شہر کے لئے جو لڑائی ہوئی - اس میں سولہ ہزار جرمن مارے گئے - اور ۱۸ ہزار پکڑے گئے - وٹیبسک کے لئے پانچ روز کی لڑائی میں ۵۲ ہزار جرمن مارے گئے اور ۲۵ ہزار قیدی بنائے گئے - بہت سا جنگی سامان بھی روسیوں کے ہاتھ آیا ہے - فن لینڈ میں روسیوں نے کریلیا کے دارالسلطنت پر قبضہ کر لیا ہے - جو جھیل انیگا کے مغربی کونہ میں ہے اس سے مرمانسک اور لینن گراڈ کے درمیان ساری ریلوے لائن پر بھی ان کا قبضہ ہو گیا ہے -

واشنگٹن ۳۰-جون - پریزیڈنٹ کے ساتھ ملاقات کے بعد امریکہ کے وزیر خارجہ نے کہا کہ فن لینڈ سے سیاسی تعلقات منقطع کئے جانے کا سوال زیر غور ہے -

واشنگٹن ۳۰-جون - جزیرہ سائیپان میں ایک مقام پر دشمن نے مقابلہ بند کر دیا ہے باقی جگہوں پر سخت لڑائی ہو رہی ہے۔

دہلی ۳۰-جون - یکم جولائی سے یہاں دودھ پر کنٹرول ہو رہا ہے - ایک درجن ڈپو کھول دیئے جائیں گے -

لندن ۳۰-جون - کان کے علاقہ میں جو دراڑ ڈالی گئی تھی - اسے اور مضبوط کیا جا رہا ہے دریائے اوڈون کو پار کرنے والے دستوں نے ایک پل پر قبضہ کر لیا ہے - جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ فرانس میں اتحادی حملہ کو روکنے کیلئے وہ روسی محاذ سے فوجیں واپس لانے کو تیار ہے شیربورگ کی بندرگاہ جسے جرمنوں نے بُری طرح تباہ کیا تھا - کئی برطانی انجینئر مرمت کر رہے ہیں - شیربورگ کی فتح پر مارشل سٹالن نے مسٹر چرچل کو مبارکباد کا پیغام